نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول ۱۲ | قیمت سالیانہ معہ محصول

نمبر ۱۸ جلد ۱ | لودیانہ ۳ جولائی ۱۸۷۳ع | قیمت ۳ پائی

زیادتی سود اور اسکا انسداد

آج کل ملک ہند میں ترقی سود کی شکایت ہے خصوصاً بیچارے زمینداروں کی بربادی کا نہایت چرچا ہو رہا ہے اور اکثر حکام کو بھی بلحاظ ہمدردی رعایا اس بات کا بہت خیال ہے مگر سرکار کا یہہ منشا کہ زمین اصل مالکوں کے ہاتھ سے کسیطور جاتی نرہے اس بات پر مبنی نہیں ہے کہ بصورت نادہندی زمینداراں ادائے معاملہ یعنی خزانہ سرکاری میں قصور عاید ہوگا کیونکہ اگر زمین نادار مالکوں سے منتقل ہو کر پاس متمول مہاجنان یا دیگر مالدار اشخاص کے چلی جائے تو وہ ادائے معاملہ اور بیباقی زر روپیہ کی عمدہ سبیل متصور ہوگی۔ ہاں اگر بخیال رعایا پروری کہو تو کہو ورنہ اسمیں تو شک نہیں ہے کہ سرکار کو اسبارہ میں کوئی پولیٹکل امر مد نظر ہے جیسے ایک جنگی اور مضبوط قوم کی پرورش جو بروقت ضرورت مدد دیسکے۔ غدر ۵۷ء میں پنجاب کے جاٹ زمیندار صرف سرکار کی طرف ہو کر جان پر کھیلے تھے نہ کہ مہاجن اور دوکاندار مگر ہم ایسے پولیٹکل معاملات میں کچھ دخل دینا نہیں چاہتے سہ

صلاح مملکت خویش خسروان دانند۔

میرا مطلب اسوقت صرف اس امر کا دریافت کرنا ہے کہ لوگ سودی قرض کیوں لیتے ہیں اور انسداد کا ٹھیک ٹھیک علاج کیا ہے۔ سو میری دانست میں ناداری باعث قرض سودی اور نادہندگی سبب ترقی سود ہے اور یہہ ناداری اور نادہندگی ماسوا زمینداروں کے مصارف بیجا کے جنکا تذکرہ اخباروں میں بدرجہ غایت تک پہنچ گیا ہے انکی کم تردی اور وافری زمین کے نتائج پائے جاتے ہیں اور پر ظاہر ہے کہ ایک شخص کے زیر کاشت ... ایکڑ زمین ہے حالانکہ اس شخص صرف ... ایکڑ کی کاشت خاطر خواہ ہو سکتی ہے پس کل کے پیچھے لگنے سے خبر بھی اسکو کچھ فائدہ نہیں دیگی اور معاملہ کل کا اس سے بہہ حال لیا جاویگا پس اس صورت میں سوا ایزادی قرض کے ادائے قرض کی کونسی صورت نظر آتی ہے۔ قانوناً میعاد سہ سال کا تقرر بھی باعث ترقی سود ہے دیکھو قریب اختتام میعاد مقررہ مہاجن بصلاح پٹواری وہ جسکی ندنیاز طرفین پر مقرر ہے اصل اور سود کی ایک رقم بناکر نئے سرے تمسک لکھوا لیتے ہیں اور پھر کل کا سود از سرنو شروع ہوتا ہے جنس جو یہہ لوگ لیتے ہیں اسکی شرح کی کچھ حد ہی نہیں ہے مگر کم سے کم سوائی میں تو کچھ فرق ہی نہیں اور بھوسہ گھاس توڑی وغیرہ کی کچھ اگت نہ جمع وہ خرچ لحاظ ملاحظہ میں داخل ہے پس اس صورت میں جو حساب کے روسے فی روپیہ ۰۰ بلکہ زیادہ بنتے ہیں زمیندار بیچارہ کا کیا ٹھکانا ہے۔ اگر اس زیر باری کو ظلم یا فریب ساہوکاراں سے منسوب کیا جاوے تو بھی کچھ صحیح نہیں معلوم دیتا کیونکہ اس عملداری میں ہر دو فریق قانون سے بخوبی واقف ہیں نہ ایک ظلم کر سکتا اور نہ دوسرا مظلوم بن سکتا ہے ساہوکار کچھ ساحر یا مقناطیس نہیں کہ زمینداروں کو اپنے سحر یا قوت جاذبہ سے اپنی طرف خواہ مخواہ کشش کر لیتا ہے بلکہ وہ خود بخود ساہوکار کے گلے چپٹتا ہے اور پس ظاہر ہے کہ ناداری اور نادہندی اسکو قرض کا بوجھ اٹھانے اور وقت بوقت اس بوجھ کو زیادہ کئے بغیر نہیں چھوڑتی۔ سود کا انسداد بذریعہ تقرری شرح قانونی ایک امر محال ہے کیونکہ قانون ان لوگوں کو از دست اپنے مطلب کیواسطے نئے نئے حیلے نکالنے پر مستعد کرتا ہے ظاہر ہے کہ جب ساہوکار اور زمیندار میں برضامندی طرفین ایک شرح قرار پا چکی ہے اور قانون صرف ایک فریق کی طرفداری کرتا ہے تو فریق ثانی ہر حال کوشش کریگا ایک ایسی صورت نکالنے میں جس سے اسکا مطلب فوت ہونا نہ پاوے۔ مثلاً ایک زمیندار کو ایکسو روپیہ کی اشد ضرورت ہے اور ساہوکار بہ پابندی قانون کم سود دینا نہیں چاہتا تو اغلب ہے کہ سو روپیہ کی جگہ دو سو کی رجسٹری لکھانے نہیں کیوں کریگا اور لینے والا غرض مند ہے یہہ صورت لکھدیگا۔ پس کیا یہہ خرابی فی نفس الامر کچھ کم ہے۔ سود کی ایک شرح مقرر کرکے معرفت ایک مہاجن کے تحصیل یا خزانہ سرکاری زمینداراں کو قرضہ دلانا۔ انکے فضول خرچوں کا حکماً ممانعت کرنا ادائے کا سبیل محض روپیہ ٹھہرانا اور جنس میں دست اندازی نکرنا ایک طریق ہے لیکن محض بکھیڑا اور نامکمل۔ اول تو فضول خرچ زمیندار اپنی حاجت روائی اور بربادی کی ضرور کوئے اور سبیل پیدا کرلینگے دوم سرکار کو گویا ایک نئے محکمہ بنانیکی تکلیف گوارا کرنی پڑیگی۔ اس سے بھی بہتر ہوگا کہ وقتاً

فوقتاً زمینداران کو معرفت ممبران کمیٹی یا سرداران وہ
یا دیگر معززان قوم اور گاہے گاہے بشرط موقعہ بتقریب جلسہ
یادورہ معرفت حکام کامل ہدایت ہوتی رہے جس سے وہ
اپنے نقصان اور بیوپاری کے اصول اور اپنے فائدہ اور
بچاؤ کے وسایل سے آگاہ ہوتے جاویں اور اس جوشخص
شخص کا جو بیاہ شادی یا رگ کے مصارف میں ایکدوسرے
پر فوق حاصل کرنے سے حاصل ہوتی ہے اُس بربادی
اور تباہی سے مقابلہ کرنا سیکھیں جو قرض کے طفیل انکو اٹھانی
پڑتی ہے اس صورت میں شاید انکی بہتری کی صورت
نکل آوے تو آوے - ورنہ عمدہ اور کامل وجہ انسداد ترقی
سود یہی ہے میں منحصر ہے وہ ترقی آبادی، رعایا تنزل ترد
کاشت و ترقی دولت ملکی کے - اور جب یہہ ترقیات ملک
میں صورت پذیر ہو جاوینگے تو اغلب ہے کہ داد و ستد قرض
اور سود خود بخود کم بلکہ معدوم ہوتا جائیگا - دیکھو شروع علمداری
انگریزی میں بنگال حاطہ کی شرح سود چالیس اور کبھی
کبھی پچاس روپیہ فی صدی ہوتی تھی اب بسبب ترقی
تردد و مزید آبادی کے سود کی حد بارہ یا ۱۰ روپیہ تک نوبت
پہنچ گئی ہے ملک چین میں جسمیں کئی صدیوں سے آبادی
وغیرہ کی ایکسی حالت چلی آتی ہے ۳۶ روپیہ شرح مقرر ہے
انگلستان میں جو اُن سے بڑھکر متمول و آباد ہے ۳ یا ۴
روپیہ فی صدی ہے ملک فرانس میں جو بلحاظ آبادی وغیرہ
انگلستان سے فوق رکھتا ہے اُس سے کم سود ہے باشندگان
ہالنڈ جو ہماری دنیا میں بڑے دولتمند اور محنتی
متصور ہیں اپنے ملک میں لین دین سود کا دستور مطلق
نہیں رکھتے البتہ غیر ملکوں کو دیتے ہیں اور خود اُن سے
نہیں لیتے چنانچہ حال میں انھوں نے فرانس کو ۳ روپیہ
فی صدی کے حساب سے بہت سا روپیہ سود پر دیا ہے

+ + + + + + + + + + + + + + + + + + + +

+ + + اب میں اپنا آرٹیکل اس بات پر ختم کرتا ہوں
کہ خدا ان لوگوں کی دلسستی اور کاہلی جلد دور کرے اور محنت سے
بدلے اور یہاں کے زمیندار مثل اور آزاد ملکوں کے
کامل آزادی کا دم بھریں +

اخبارات ملکی و ولایتی

تواریخ جدید کہتے ہیں کہ ایک صاحب اہل امریکہ نے
امیر کابل کی خدمت میں ایک چٹھی بھیجکر عرض کیا ہے کہ میں
دنیا کے کل مملکتوں کی تواریخ تیار کیا چاہتا ہوں
کہ تمام شاہان کی تصاویر اسمیں درج کی جاویں آپ
براہ مہربانی اپنی تصویر اور نیز کیفیت اپنی قلمرو کی عنایت
فرمایئے بعوض اُس کے بعد تیاری ایک جلد کتاب آپکی
خدمت میں ارسال کیجائیگی سنا ہے کہ امیر صاحب نے اپنے
ملک کے حالات تحریر کروا رہے ہیں بعد ختم ہونیکے مع تصویر صاحب
موصوف کے پاس امریکہ میں پہنچینگے +

کان کوئلہ قریب تین سال برس کے گذرے کہ ایک
سپاہی نے مقام نینی تال سے تین میل کے فاصلہ پر ایک
کان کوئلہ کی ڈیڑھ فٹ گہری دریافت کی کہتے ہیں کہ
گورنمنٹ نے سپاہی مذکورہ کو حکم دیا کہ اس میں
اور تفتیش کیجائے امید ہے کہ کامیاب ہوگا +

شوق علم کہتے ہیں کہ ملک اسکاٹ لینڈ میں ہزار
جوان مردوں میں سے ایک کالج میں جاتا اور انگلستان
میں [illegible] میں سے ایک اور جرمنی میں [illegible] میں سے ایک

طلبائے علم الٰہی مدرسہ علم الٰہی واقع بگون میں
جو عیسایوں کے فرقہ [illegible] کے لیئے ہے سال گذشتہ میں
ایک سو طالب علم تھے +

جالندھر ایڈیٹر صاحب دام اقبالکم - تسلیم - نور افشاں کے
کسی گذشتہ پرچہ میں کچھ حال پیر جونس نامے جعلساز
و شعبدہ باز کا درج ہو چکا ہے مگر صاحب راقم خبر نے غلطی سے
یہہ لکھدیا تھا کہ یہہ شخص گرفتار ہو کر آگیا ہے حالانکہ اُسوقت تک
اسکا کہیں پتہ بھی نہیں لگا تھا - مدت تک میں اس غلط کی تصحیح کا منتظر
رہا - مگر جب سبکو خاموش دیکھا تو خود آپ کو تصدیعہ دیا -
اصل حال یہہ ہے کہ جب یہہ شخص یہاں سے فرار ہو گیا تو فوراً
سرکار کیطرف سے لاہور مشن میں یہہ تار برقی بھیجی گئی
کہ اگر کوئی شخص اس شکل اور نام کا وہاں آیا ہو تو فوراً
گرفتار کر لیا جائے جب لاہور سے کوئی جواب شافی نہ پایا
تو اسی مضمون کی ایک تار برقی لودیانہ مشن میں بھیجی گئی
مگر وہاں سے بھی کچھ پتہ نہ پایا - بعدش انبالہ مشن میں یہ
تار برقی بھیجی گئی وہاں سے اس قدر یہہ ملا کہ اس صورت
اور نام کا ایک آدمی یہاں آیا اور بعد قیام یک شب کے میرٹھ کی
طرف روانہ ہوا قصہ کوتاہ وہاں سے گرفتار ہو کر آیا - جب
مقدمہ روبکار ہوا تو صاحب ڈپٹی کمشنر نے استفسار فرمایا
کہ اُسنے یہہ چالاکی کیوں کی اپنا نام جے پی - ولیمز بتایا مبادا [illegible]
عابد ہوں - غرضکہ اُسنے فریب کا اقرار و اعتراف کیا اور صاحب
ڈپٹی کمشنر نے تیس ماہ کی قید سخت کا حکم دیا - اب جیلخانہ
میں سنگ کے اسباب کا سر کل گہماتے ہیں اور چنے سے پیسکر
روٹیاں کھاتے ہیں - مسیح نے اسحالت کو پہنچایا اور کہ
کر دریافت کا مصداق بنایا + آجکل جالندھر کی
موسم پر یہہ مصرع آتش کا عین درست ہے مصرع وقت دن
ہزار ہے پر غبار آفت خیز ہے +

داؤدزی کا بیان ڈیٹ صاحب مقام داؤدزی سے لکھتے
ہیں کہ بہرام خان قاتل واسطے پناہ لینے کے پاس اخوند سوات کے
گیا تھا مگر اخوند سوات نے اُسکو جواب دیا کہ تمہاری گرفتاری
میں بہت انعام مقرر ہے اگر کوئی تمکو گرفتاری کر کے لیجاوے
تو ہماری بدنامی متصور ہوگی اسلیئے پھر وہاں سے بھی
نکالا گیا - مسٹر میکناب صاحب کمشنر پشاور بہادر کوہ مری کو
تشریف لیگئے ہیں منشی شیخ غلام محی الدین خان چشتی

تحصیل دار داوزئی ضلع پشاور جس دنسے یہاں رونق افروز ہوئے ہیں مقدمے نہایت صفائی عجلت اور انصاف سے فیصل ہونے لگے ہیں ہر ایک شخص خوش ہے اور عام یقین ہے کہ انکے اوپر علاقہ جات رعیت بہت خوش ہیں اور انھوں نے پہلی ہی دفعہ بہ برکت بزرگان چشتیان سے امتحان تحصیلداری کے ساتھ پاس کیا جسکے لئے انکو اختیارات مجسٹریٹ درجہ دوم کے عطا ہوئے +

ایک عورت کا بعد مرگ پردہ فاش ہونا

ایک کارسپانڈنٹ مقام ہیلی فیکس سے تحریر کرتا ہے کہ جہاز اٹلانٹک ماے پر ایک گورہ سپاہی جسنے اور آدمیوں کو ڈوبنے سے بچانے میں جان دی جب وہ پانی میں سے نکالا گیا تو عند المشاہدہ معلوم ہوا کہ یہ عورت ہے اور کئی سال سے ملازم تھی تمام کام قواعد وغیرہ کے مردانہ طور سے انجام دیتی رہی اور کسیکو مطلق اُس سے آگاہی نہو ئی اور زیادہ حیرت کا یہ مقام ہے کہ اسقدر عرصہ تک مردوں میں رہی اور مطلق اُس کی اصلیت پر کوئی مطلع نہوا +

مدرسہ اسلامیہ کلکتہ کے مدرسہ اسلامیہ کے لئے ایک پرنسپل ایک ہزار روپیہ کے مشاہرہ پر مقرر ہوا ہے چندہ جو ہوگی واسطے ترقی تعلیم محمدی کے اُسمیں خرچ کیا جایگا اور پچاس ہزار روپیہ بنگال ایجوکیشنل گرنٹ سے درخواست کیا گیا ہے +

سید نور محمد شاہ دہلی کامل سہ کپتان اپرشن صاحب انبالہ سے ہو کر روانہ شملہ ہوئے +

برف شہر نیویارک میں سوداگروں نے اس سال کے لئے دُنا سی کڑور من برف جمع کی ہے اگر یکلخت بہت ہی خرید ی جائے تو فی من آٹھ آنہ بکتی ہے نہیں تو صاف سیر فی یوم خریدار کے گھر پر بعوض چھ روپیہ ماہوار کے پہنچائی جائیگی +

تجارت چا مسٹر لاسیون تہ طن شہر سسپر تگم فیلڈ واقع امریکہ نے چا کی بابت پکڑی اس نے بیان کیا کہ چو سو برس گذرے ہیں جب سے چاء کا استعمال شروع ہوا ۱۷۶۹ء میں چین سے ۴۰ پونڈ چاء انگلستان کو گئی وہ جس ۰۰۰۰۰۰۵ پونڈ چاء بھی چین سے انگریزوں کے جھگڑے سے پیدا ہوا +

جاپان شہر یدو میں شاہی محل آگ سے بالکل بھسم ہو گیا کئی بیگمات اُسمیں جل گئیں +

سرحدی خبریں

کارسپانڈنٹ انڈین پبلک اوپنین کابل سے مخبر ہے کہ فوج ناصر جس نے سیستان پر حملہ کیا تھا وہاں کے باشندگان کو سخت سزا دی اور حاکم سابق کو بحال کر دیا خبر ہے کہ امیر شیر علی خان نے پانچ سو سرکشان اہل شنوری کو اسیر کیا اور بعض انکے افسر ونکو توپ سے اوڑا دیا +

کارسپانڈنٹ انڈین پبلک اوپنین کابل سے لکھتا ہے کہ سید محمود بادشاہ امیر کابل سے ناراض ہو کر براہ کونیڑ اخوند سوات کے پاس روانہ ہوا ہے امیر صاحب نے بہت کوشش کی کہ وہ واپس آجائے لیکن کچھ نہ بن پڑا اور وہ منزل مقصود تک پہنچ گیا +

اخبارات تاربرقی

۱۶ جون لندن - ۴ مئی کو فوج روس نے کونگرد پر قبضہ کر لیا اور فوج خیوا بھاگ گئی +

۱۰ مئی بمبئی شاہ فارس سے شہر برسلس میں پہونچ گئے +

۱۸ مئی لندن - شاہ فارس بذریعہ جہاز آہنی سمندر کو عبور کر کے بوقت شام داخل لندن ہوئے - پرنس آف ویلز پرنس ٹیک پرنس کریچن اور ڈیوک آف کیمبرج معہ بہت سی بھیڑ کے استقبال کو نکلے +

ایضاً - ۲۲ مئی کو فوج مختلک اور فوج اور ہنر گ مل گئی اور ۲۶ کو روسیوں نے کھو جلی کو ضبط کر لیا اور فوج خیوا پھر بھاگ گئی +

ایضاً - یکم جون کو ایک سخت لڑائی ہوئی جسمیں روسیوں نے شہر منگیت پر قبضہ کر لیا جنرل کوپ مین صاحب خیوا کے ۲۰ ورسٹ کے فاصلہ پر دریا امو کے پار گئے +

غزل من تصنیف بندہ امام الدین شہباز ہیڈ ماسٹر رجمنٹ ۳۲ چھاؤنی انبالہ

جزاک اللہ یہ خوش خبری مجھے جسنے سنائی ہے
فقط خون مسیح سے ساری عصیاں کی صفائی ہے
ہوا جسکے نگین دل پہ کندہ نام عیسیٰ کا
وہاں شیطان سے ملعون کی پھر کب رسائی ہے
بشر کیا ہے جو چن لے وے مسیح کو واسطے اپنے
مسیحی جو ہوا یہ فضل حق کی رہنمائی ہے
ملا ورثہ میں ہم سب کو گناہ آبا و اجداد سے
یہی دیکھو ہمارے بابا آدم کی کمائی ہے
ہزاروں شکر عیسیٰ کے اوٹھایا بار عصیاں کا
مبارک ہو تمہیں لوگو مسیحا سے رہائی ہے
تو ہی سچا منجی ہے تو اکلوتا خدا کا ہے
و خورسندی حق تو ہی نے ہمکو دلائی ہے
مبارک پھر مبارک پھر مبارک نام تیرا ہو
دی اپنی جاں تو نے اور ہماری جان بچائی ہے
مسیح کی بندگی لاریب ہے آسودگی یارو
او نسے تو ہماری روح غلامی سے چھوٹائی ہے
پکڑ ڈالو نگا او شیطاں تجھے فضل مسیحا سے
نہیں تو جانتا شہباز عیسیٰ کا سپاہی ہے

لودہانہ ہفتہ گذشتہ میں متواتر کئی روز آندہی چلتی رہی ۲۰ کو رات کیوقت بادل کی گرج اور بجلی کی چمک رہی اور کچھ ترشح بھی ہوا مگر دیکھو لکر نہیں برسا - رجسٹر حیات دہات میں از ابتداے ۱۵ جون لغایت ۲۱ جون حسب ذیل درج ہے

اموات

مونث	مذکر
	۱۴

پیدایش

مونث	مذکر
۱	۳

کیا سچا مذہب تحقیقی ہی یا تقلیدی

جناب پادری صاحب مجمع کمالات پادری ویری صاحب مہتمم مطبع نورافشاں سلامت۔

تسلیم قبول ہو۔ میرے سوال کا جواب جو خدا کے چھپانیکی نسبت آپ کی خدمت میں میں نے بھیجا تھا بعد تحریر جواب پرچہ اخبار نمبری ۱۴۔ مرقومہ ۵ جون ۱۸۸۲ء میں آپنے طبع فرمایا ہی لہذا میں آپ کی شکر گذاری ادا کرتا ہوں الحق آپ نے کیا اچھا جواب لکھا ہی اور خوب تاویل کی ہی ایسا جواب ہمنے الہ آباد میں کسی سے نہیں پایا میں نے خط سابق میں آپ سے عرض کر دیا تھا کہ میں تعصب نکرونگا لہذا بلا تعصب یہہ خط ارسال کرتا ہوں فی الحقیقت آپ نہایت ذی علم اور اچھے عالم ہیں اور خوب جواب دیا اور مجکو مثل دیگر یونکے حرف گیری کرنا اور غلطی بیجا نکالنا منظور نہیں ہی انشاء اللہ ہمیشہ اسکا لحاظ رہےگا۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ہمیشہ دو ایک سوال جسمیں مجکو خبہر آپ کی خدمت میں بھیجا کروں اور وہ سوال صرف اس غرض سے بھیجے جاوینگے کہ آپکو ہمیشہ تحریر جواب کے واسطے تکلیف دیجاوے +

جناب صاحب مہتمم اخبار نورافشاں سلامت +

تسلیم۔ قبول ہو کر میری عرض ملاحظہ ہو میں ایک سوال جملہ اہل مذاہب سے کرتا ہوں مہربانی فرما کر پرچہ اخبار میں سے جگہ دیجئے گا۔ سوال خدا کے نزدیک مذہب تحقیقی مقبول ہی یا تقلیدی اگر تقلیدی مقبول ہی تو ہر شخص کرتا ہی پھر کیوں الزام دیا جاتا ہی اور اگر تحقیقی مقبول ہی تو اس کے واسطے کوئی حد معین ہی یا نہیں اگر حد معین نہیں ہی تو تکلیف مالا یطاق ہی اور اگر حد معین ہی تو ہر شخص کہتا ہی کہ ہم اُس حد تک تحقیق کر چکے اب اس صورت میں کسی پر کیا الزام ہو سکتا ہی اور یہہ تجربہ سے بھی دیکھتے ہیں کہ بہت شخص ایسے ہیں کہ بلا تعصب تحقیقات کر کے ایک مذہب اختیار کر لیتے ہیں اور نفس الامر میں وہ مذہب باطل ہو تو عند اللہ اُس پر کچھ الزام ہی یا نہیں +

نورافشاں۔ سچا دین وہ جس سے گنہگار معافی اور دلکی پاکیزگی حاصل کر کے اپنے خدا سے میل پا سکے ہمارے نزدیک یہہ برکتیں مسیحی دین کے سوائے اور کسی دین میں نہیں پائی جاسکتیں یہہ دین تحقیقی ہی پوچھا جاتا ہی کہ کہاں تک اُس کو تحقیق کرے جواب جب تک دل میں روح القدس کی گواہی نہو کہ مجھے گناہ کی معافی اور پاکیزگی ملگئی مسیح کا قول یہہ ہی کہ وہ شخص جو خدا کی مرضی پر چلا چاہے جانیگا کہ یہہ تعلیم (جو میں سکھاتا ہوں) خدا کی ہی لیکن اعتراض یہہ ہی کہ اگر کوئی حد معین ہی تو ہر شخص کہتا ہی کہ میں اس حد تک تحقیق کر چکا ہوں جواب یہہ ہی کہ اگر سچ بولے تو کوئی ایسا نہیں کہہ سکتا جب تک کہ گناہ کی معافی اور دلی پاکیزگی حاصل نہ کی ہو پھر پوچھا جاتا ہی کہ کیا وے لوگ قصوروار ہیں یا نہیں جو صرف تحقیق کرتے کرتے جھوٹے دین کو اختیار کر لیا۔ جواب بے شک کیونکہ جھوٹے دین کو قبول کر کے انہوں نے روح القدس کی گواہی دل میں نہیں پائی کہ مجھے گناہ کی معافی اور دلی پاکیزگی پائی پھر کیوں تحقیق کو چھوڑ دیا۔ خدا کا وعدہ یہہ ہی کہ جو ڈھونڈیگا سو پاویگا۔ پس اگر کوئی سچے دل سے ڈھونڈھے تو ضرور سچے دین کو پاویگا اور اُسکے ساتھ گناہوں کی معافی اور دلی پاکیزگی بھی +

مجمع مبشر پنجاب

تمام مسیحی بھائیوں کو معلوم ہووے کہ شہر لاہور کے بھائیونے اتفاق کیا کہ اپنے ہاتھوں کو ملاویں اور کوشش کریں تاکہ خدا کے نام کا جلال ظاہر ہو ہاں اُس خداوند کے نام کا کہ جسنے ہم سبھوں کو اپنے بیش قیمت خون سے خرید لیا ہی اس مجمع کا شروع ۱۷۔ اپریل سنہ حال کو ہوا اسکی غرض یہی ہی کہ خدا کا جلال ظاہر ہو۔ یہہ مجمع تین خاص انجمنوں سے جاری کیا گیا ہی یعنے انجمن مال انجمن امداد عیسائیاں اور انجمن بشارت انجیل اس مجمع میں ہر ایک کلیسیا کا ممبر سوا روحی جماعت کے داخل ہو سکتا ہی سو ہر ایک مسیحی بھائی کی خدمت میں جو خداوند کے جلال کے انتظار میں ہیں عرض ہی کہ اس عمدہ کام میں ہاتھ لگاویں ہر ایک بھائی کا نام درج مجمع ہو سکتا ہی اگر وے اپنا نام اور ٹھکانا میرے پاس یا پادری کالڈ شم صاحب کے پاس جو میر مجلس مجمع ہیں بھیج دیوے اور بھائیوں کو اگر ضرورت ہو تو مجمع کے قوانین کی نقل بھی بھیج دی جائیگی +

رسید زر

سید مہدی حسین خانصاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جالندھر ۱۲
دیوان رام ناتھ صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اللہ آباد ۱۲
منشی لچھمی سہائے صاحب تحصیلدار جالندھر ۱۲
بابو برجناتھ مثل خوان کورٹ کلارک کمشنری جالندھر ۱۲
منشی امین چند صاحب سپرنٹنڈنٹ ضلع جالندھر ۱۲
سید رحمت علیشاہ صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس جالندھر ۱۲
منشی سلامت رائے صدر قانون گو ضلع الضاً ۱۲
شیخ شہاب الدین صاحب اہلمد اپیل الضاً ۱۲
لالہ مولراج صاحب سررشتہ دار عدالت خفیفہ جلندھر ۱۲
میاں فضل کریم خاں صاحب نمبردار و ممبر کمیٹی جالندھر ۱۲
میاں بجے خانصاحب لمبردار بستی ساہ قلی ریاست کپورتھلہ ۱۲
میاں غلام محی الدین صاحب لمبردار بستی دانشمند و ممبر کمیٹی ۱۲
میاں محمد ابراہیم خانصاحب لمبردار بستی بابا خیل و ممبر کمیٹی ۱۲
لالہ روپچند صاحب بزاز حضوری ۱۲
میاں حیدر بخش ملک لمبردار شہر جالندھر ۱۲

مطبع امریکن مشن لودیانہ باہتمام پادری ویری صاحب چھپا